ڈاکٹر شبنم نیاز
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر حنا کنول
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

دستاویزی تحقیق اِمکانات ورُجحانات

Dr. Shabnam Niaz
Assistant Professor, Lahore College for Women University, Lahore
Dr. Hina Kanwal
Assistant Professor, Lahore College for Women University, Lahore

Trends and Possibilities of Documentry Research

Resrarch is the name of such effort that starts from search and leads to attestation as well as exploration of knowledge. Besides enhancing knowledge, research is the basic necessity of a living society at each and every stage of life. Every research includes a part of written script at a specific time. Research based on written. Script or documentation is also called historical research. Documental research is a combination of stored information of the past and scientific method. This type of research is used to discover the background of all present difficulties regarding education or the facts about it. With respect to time, it is known as a research of past perspectives. Especially, the problems regarding language and literature depend upon historical research.In this article an attempt has been made to throw light on different stages, meaning and importance of documentary research.

Keywords: *Attestation, Exploration, Enhancing, Nesessity, Combination, Documental, Perspectives.*

تحقیق عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ بات تفصیل سے نکلا ہے اس کا مادہ ح۔ ق۔ ق۔ ہے۔ اس کا مطلب ہے حق کو سچ ثابت کرنا اور حق کے معنی سچ کے ہیں گویا تحقیق سچ یا حقیقت کی دریافت کا عمل ہے۔ تحقیق ایک باضابطہ فن نہیں ہے بلکہ ایک عملی رویہ ہے۔

بقول قاضی عبدالودود:

"کسی امر کو اس کی اصلی شکل میں دیکھنے کی کوشش ہے۔" (۱)

تحقیق ایک ایسی کوشش کا نام ہے جو علم کی پہلے تلاش پھر تصدیق اور پھر تشہیر کرتی ہے۔ یعنی تحقیق وہ عمل ہے جہاں دوبارہ تلاش کا عمل شروع کیا جاتا ہے جہاں تک دوسروں کی تلاش ختم ہوئی وہاں سے نئے سرے سے تلاش شروع کی جاتی ہے۔ تحقیق علم میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ تحقیق کا مقصد حقائق کی بازیافت ہے تحقیق زندگی کی ہر سطح پر ایک زندہ معاشرے کی ضرورت ہے۔

اعجاز راہی لکھتے ہیں:

"قدیم ہو یا جدید، تحقیق ایک اندازِ فکر کے اثر سے پروان چڑھتی ہے جو ہمیں شے کی حقیقت و حکمت جاننے کی طرف مائل کرتا ہے اور بیانات یا اُمور کی اصلیت کا کھوج لگانے پر آمادہ کرتا ہے یہی علم کا منبع ہے یہی اس کی توسیع یا اضافے کا وسیلہ۔" (۲)

تحقیق ایک بھرپور سائنسی عمل ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف پہلوؤں کا حامل ہے۔ تحقیق کا عمل زندگی کے ہر شعبے میں ملتا ہے۔ مختلف علوم کی ضروریات کے تحت تحقیق کے مختلف طریقہ کار وضع کیے گئے ہیں لیکن سب کا مقصد ایک ہے۔ اس کی مختلف شاخیں ہیں اور ہر شاخ کسی خاص شعبے یا علم کے گرد گھومتی ہے۔ تحقیق کے پورمیدان کو پیشِ نظر رکھ کر دیکھا جائے تو یہ دو دائرہ میں گھومتی ہے ایک علمی تحقیق کا دائرہ اور دوسرا عملی تحقیق کا دائرہ۔ ہم انھیں تحقیق کی دو اہم اقسام بھی کہہ سکتے ہیں۔ عملی تحقیق کے دائرہ کار میں تاریخ، جغرافیہ، ادبیات، مذہبات، سیاسیات، عمرانیات اورزبان و ادب سے متعلق تمام علوم و فنون شامل ہیں۔ تاریخی تحقیق (دستاویزی تحقیق)، ادبی تحقیق، تصحیح و تدوین متن اور تنقیدی مطالعہ علمی تحقیق کی ذیلی شاخیں ہیں۔ یہ اقسام تحقیق کے عمل کی مختلف کیفیات کو سمجھنے کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔

بقول ڈاکٹر گیان چند:

"تحقیق کی دو قسمیں خالص یا نظریاتی اور اطلاقی تحقیق ہیں۔" (۳)

لسانیات کی دو اہم قسمیں تجزیاتی اور تاریخی تحقیق ہیں۔ ہر تحقیق میں کسی نہ کسی مرحلے پر دستاویزی تحقیق کا حصہ ہوتا ہے خاص طور پر زبان و ادب کے مسائل میں دستاویزی تحقیق پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے اس لیے دستاویزی تحقیق خاص اہمیت کی حامل ہے۔ دستاویزی تحقیق کو تاریخی تحقیق (Historical Research) بھی کہتے ہیں۔ لغت میں اس کے معنی ہیں "وقت کی نشان دہی" اصطلاح میں اس کے معنی ہیں "وقت بتا کر سارے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

احوال کو متعین کرنا"۔ اس مطالب سے ظاہر ہوتا ہے کہ دستاویزی تحقیق ماضی کے ذخیرہ معلومات اور سائنسی طریق تحقیق کے امتزاج کا نام ہے۔ یہ وہ تحقیق ہے جو تعلیم کے تمام موجود مسائل کا تاریخی پس منظر اور تعلیم کا ماضی دریافت کرنے یا اس کی حقیقت تلاش کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے اس کو زمانے کے اعتبار سے ماضی کی تحقیق کہا جاتا ہے یہ تحقیق کا سب سے مقبول اور اہم طریقہ ہے۔

عبد الرزاق قریشی لکھتے ہیں:

> "انسان کی زندگی میں تنوع ہے اس لیے اس کے مسائل میں بھی تنوع ہے مثلاً علمی مسائل، معاشرتی مسائل، تعلیمی مسائل وغیرہ چونکہ مسائل میں تنوع ہے اس لیے موضوعات کی تحقیق میں بھی تنوع ہے، یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں تحقیق ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے عموماً اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (۱) علمی تحقیق (۲) عملی تحیق۔ علمی تحقیق میں سارے علوم و فنون شامل ہیں۔ عملی تحقیق کو حرفیاتی (ٹیکنالوجیکل) تحقیق بھی کہتے ہیں۔"(۴)

اس طریقے میں دستاویزات وریکارڈ پر کام کی بنیاد رکھی جاتی ہے، اس لیے اس طریقے کو دستاویزی تحقیق کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ ہر تحقیق میں کسی نہ کسی مرحلے پر تاریخی تحقیق پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے۔ ہر تحقیق میں مواد کا جائزہ دراصل تاریخی تحقیق ہے اس لیے دستاویزی تحقیق خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں مواد کتب اور دستاویزات وغیرہ سے حاصل کیا جاتا ہے اس لیے بعض اوقات اسے لائبریری ریسرچ (Library Research) بھی کہتے ہیں۔ اس تحقیق کے ذریعے حال کے مسائل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ناقدانہ تجربے کے ساتھ ایک قابلِ اعتبار ماضی کی تعمیرِ نو" دستاویزی تحقیق" ہے۔

ڈاکٹر ڈیوڈ جے فاکس کے مطابق اس میں تاریخی دستاویزوں آثار قدیمہ اور ماضی کی برگزیدہ ہستیوں کے کارناموں اور فلسفوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ کار اور اقدامات وہی ہیں جو سائنسی طریقے کے ہیں۔ ماضی کے حالات و واقعات کو صرف تاریخ کے آئینے میں ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ تاریخ کا علم رکھنے والے محقق کا تجزیہ معلومات اور اہلیت و قابلی وسیع اور موثر ہوتی ہے۔ تاریخ کے تحقیقی مطالعے سے ہی ماضی اور حال کے دانشوروں، علماء، سیاحوں، مورخین، شعراء، ادباء اور معاشرتی کیفیات واحوال سے آگاہی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر اسلم ادیب تاریخی تحقیقی کی تعریف میں لکھتے ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

> "تاریخی تحقیق تعلیم کے ہر موضوع سے متعلق ہے۔ اس سے مراد وہ تحقیق ہے جو ماضی میں ہونے والے واقعات، افراد، تحریکوں اور ارتقاء کا جائزہ لے۔ یہ بدھ مت کے تعلیمی نظام سے لے کر مغلوں کے نظامِ تعلیم اور سامراجی تعلیمی سرگرمویں سے لے کر پاکستان کے نظامِ تعلیم کے ارتقاء تک پھیلی ہوئی تحقیق ہے۔ اس میں مشاہیر تعلیم کی حیات وافکار کا مطالعہ ہو سکتاہے اور اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کے ارتقاء پر بھی تحقیق ہو سکتی ہے۔۔۔ بہر حال تاریخی تحقیق کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ ماضی کے واقعات کی حقیقت اور نتائج کو ایک منطقی اور معروضی صورتِ حال میں جائزے اور شہادتوں کے نچوڑ سے دریافت کرنا تاریخی تحقیق کہلاتی ہے۔" (۵)

موجودہ ماہرینِ تعلیم کے لیے ماضی کی تعلیم اور اس کے ارتقاء کا مطالعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ تاریخی تحقیق علومِ عمرانی کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ تحقیق کی تاریخ میں یہی طریقہ سب سے قدیم سمجھا جاتا ہے۔ اسے یونانی علماء نے استعمال کرنا شروع کیا تھا۔ ادبی تحقیق میں دستاویزی تحقیق کی خصوصی طور پر اہمیت ہے اور یہ بات واضح ہے کہ ادبی تحقیق کا دارو مدار اسی طریقِ تحقیق پر ہے۔ تاریخ کے بارے میں ہمیں معلومات، کتب، دستاویزات اور پُرانی تحریروں سے ملتی ہے اس لیے ان کی اعتباریت جانچنے کا کوئی ذریعہ نہیں اس لیے سچائی کی تلاش کرنا مشکل ہے۔ اب جب کہ ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو، فلم اور دستاویزی فلموں کی سہولت موجود ہے۔ شاید تاریخ زیادہ معتبر ہو سکے۔ ہم ذاتی تجربے اور دوسروں کے مشاہدات دستاویزات اور مصدقہ ریکارڈ کے ذریعے ٹوٹی ہوئی تاریخ کی کڑیاں جوڑتے ہیں گم شدہ لمحوں کو دریافت کرتے ہیں اور ماضی کے منظر کو واضح کرتے ہیں۔

ڈاکٹر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں:

> " دستاویزی تحقیق کے ذریعے ماضی کا سرمایہ محفوظ ہوتا ہے اور اس سرمائے سے ماضی کے تخلیقی عمل کی جانچ پرکھ کی جاتی ہے۔۔۔ دستاویزی تحقیق کا یہ ایک اہم کارنامہ ہے کہ یہ طریقۂ تحقیق حال کو ماضی کی روایات کے حوالے سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے حال اور ماضی مربوط ہوتے ہیں اور مستقبل کے لیے دستاویزی سرمایہ محفوظ ہوتا ہے۔" (۶)

اگر مختصراً جائزہ لیا جائے تو دستاویزی تحقیق میں محقق کسی مشہور شخصیت کی حیات و فن کا جائزہ لے سکتا ہے۔ کسی شعبۂ علم کی مصروف شخصیت کی زندگی، کردار اور کارناموں کے بارے میں حقائق کو اکٹھا کرنا اور سند کے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ساتھ پیش کرنا دستاویزی تحقیق ہے۔ اداروں اور تنظیموں کی تاریخ کو محفوظ کرنا بھی دستاویزی تحقیق کے ذمرے میں آتا ہے۔ جامعات، کتب خانے اور دوسرے ادارے ان میں شامل نہیں۔ اِن کے قیام، اغراض و مقاصد، کارکردگی کارنامے، طریقہ کار اور مقاصد کے بارے میں حقائق و شواہد جمع کرنا دستاویزی تحقیق ہے۔ ذرائع اور اثرات میں یہ جانچنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کسی فرد یا جماعت کے خیالات، تحریروں اور خاص کارناموں پر ایسے عوامل مثلاً تعلیم، احباب، مطالعہ اور روز مرہ زندگی کے واقعات اور بالعموم ماحول کس طرح اثر انداز ہوئے۔ دستاویزی تحقیق میں تدوین متن بھی بہت اہمیت رکھا ہے اس میں کسی مصنف کی کتاب کو ترتیب دینا، کسی کتاب کے پرانے ایڈیشن کو حواشی کے ساتھ نئی شکل دینا، کسی اہم مخطوطے کو مرتب کرکے عام استفادے کے لیے شائع کرنا شامل ہے۔ سوانحِ حیات، ذرائع اور اثرات، کتابیات ہو یا اداروں کی تنظیم کی تاریخ، ترتیب و تدوین ہو یا نظریات کی تاریخ ان میں سے ہر قسم اپنے موضوع کی اہمیت اور حدود کے اعتبار سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

بقول ڈاکٹر نثار احمد زبیری:

> "تاریخی تحقیق ماضی کے واقعات، تغیرات اور تجربات کے ایسے دقیق مطالعے کا نام ہے جس میں معلومات کے ذرائع اور ان سے سامنے آنے والی شہادتوں کو پرکھا جاتا ہے اور ان کی توضیح کی جاتی ہے۔"(۷)

دستاویزی تحقیق افراد، گروہوں، تحریکوں اور اداروں کے بارے میں بھی ہو سکتی ہے یہ محض ماضی کے واقعات اور حقائق کے معتبر یا غیر معتبر ہونے کی تصدیق نہیں کرتی بلکہ اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ ہم پرانی دستاویزات کے مطالعے سے کسی عہد کی ذہنی ساخت کا جائزہ لے سکتے ہیں اس عہد کی ذہنی تحریکوں سے واقف ہو سکتے ہیں اس میں کم و بیش وہی مراحلِ تحقیق ہیں جو دوسری قسم کی تحریک میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا طریقہ کار اور اقدامات بھی وہی ہیں جو سائنسی طریقے کے ہیں۔ یعنی جب کوئی محقق دستاویزی تحقیق شروع کرتا ہے تو اسے ایک خاص طریق کار سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے ایک خاص معیار (Standard) اور اسلوب (Tecnines) اختیار کرنا ہوتا ہے۔

سید جمیل احمد رضوی اپنے مضمون دستاویزی تحقیق میں لکھتے ہیں:

"دستاویزی طریق تحقیق کے طریق کار کے مندرجہ ذیل مدارج ہیں:

۱۔ مسئلے کی تشکیل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۲۔ مآخذ و مصادر کی جمع آوری

۳۔ مصادر کی جانچ پرکھ

۴۔ واقعات یا حالات کی وضاحت کے لیے فرضیات کی تشکیل

۵۔ حقائق کی وضاحت اور نتائج کا بیان" (۸)

موضوع کو اختصار کے ساتھ واضح کرنا اور اس کی حدود کا تعین کرنا ہے تا کہ مرکزی مسئلہ سامنے آ سکے اور واضح ہو کہ کیا نتائج مطلوب ہیں اس میں عموماً ان اصولوں سے مدد لی جاتی ہے جو موضوع اور اس کے انتخاب کے بارے میں رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ دستاویزی تحقیق کے موضوعات کی تعداد بلا شبہ وسیع ہے اس لیے محقق کو دستاویزی تحقیق میں موضوع کا انتخاب بڑا سوچ سمجھ کر کرنا پڑتا ہے۔ جس کے لیے موضوع پر مکمل عبور اور گرفت بہت ضروری ہے کتابوں کا بنیادی ذخیرہ اور کتب خانوں کا مکمل ریکارڈ پاس ہونا ضروری ہے۔ محقق اپنے مخصوص میدان سے مکمل واقفیت رکھتا ہو اور اسے یہ معلوم ہو کہ اس کے منتخب کردہ موضوع پر کتنا کام ہو چکا ہے اور اس میں مزید کام کی کتنی گنجائش ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسے اپنی دلچسپی کا میدان منتخب کرنا چاہیے۔ کیونکہ ذاتی میلان اور شوق محقق کو پُر جوش رکھتے ہیں اس لیے موضوع سے دلچسپی اور ذہنی مطابقت بہت ضروری ہے۔ بہت احتیاط سے بار بار موضوع کا جائزہ لیا جائے تا کہ ایک جیسے موضوعات پر کام کرنے سے محنت، وقت اور پیسہ برباد نہ ہو۔ موضوع میں جدت ہو، ایک جیسے گھسے پٹے اور روایتی موضوعات سے حتی الامکان دامن بچائے۔ موضوع وسیع ہونے کے بجائے گہرا ہونا زیادہ بہتر ہے۔ مثلاً اگر "بدھ مت" اور "نظام تعلیم" پر تحقیق کرنا چاہیں تو انتھک محنت اور کوشش کے بعد محقق اپنی تحقیق سے مایوس ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ایک وسیع موضوع ہے اور اس کے بارے میں بہت سے سوالات تشنہ رہ جائیں گے۔

دستاویزی تحقیق میں موضوع کے انتخاب کے وقت مواد کی دستیابی کو مد نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ دستاویزی تحقیق زیادہ تر منجھی حالات و واقعات، سوانح عمریوں، ماضی کے تعلیمی اداروں کے نظام، افراد، واقعات و کردار، تنظیموں، تدریسی ارتقاء اور تعلیمی معاملات وغیرہ کا احاطہ کرتی ہے اس کے لیے کہیں نہ کہیں شہادتیں، دستاویزات اور مخطوطات وغیرہ کی موجودگی انتہائی ضروری ہے۔

ایک متعین شدہ عنوان کے انتخاب کے بعد اہم مرحلہ مفروضہ قائم کرنا ہے۔ یہ تحقیق کی سمت کا تعین کرتا ہے اور اس سے مواد جمع کرنے کے لیے راہنمائی ملتی ہے۔ مفروضے کے لیے بے مقصد مواد جمع کرنے سے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تحقیق ممکن نہیں کیونکہ صرف مواد کو جمع کرنا تحقیق نہیں ہے مواد کا با معنی انداز میں مرتب کرنا اور نتائج اخذ کرنا تحقیق ہے۔

ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں:

”خاکہ ترجمہ ہے انگریزی اصطلاح Synopsis کا۔ اس لفظ کے لغوی معنی ”ایک ساتھ نظر ڈالنا“ ہیں۔ Syn بمعنی ایک ساتھ، Opsis معنی دیکھنا۔ عینک سے متعلق لفظ Optical اور Opsis ایک ہی مادے کے مشتقات ہیں۔ تحقیقی مقالوں سے ہٹ کر سیناپس کے معنی تلخیص کے ہیں۔ میرا خیال ہے ہندوستان یونیورسٹیوں ہی میں تحقیقی مقالے کے خلاصے کو سیناپس کہتے ہیں۔ مفرت میں اسے Out-Line کہا جاتا ہے۔ تحقیقی مقالے میں اسے اصطلاحاً فہرست ابواب کے معنی میں لیا جاتا ہے نہ اس سے کچھ کم نہ اس سے کچھ زیادہ۔“(۹)

مفروضہ ابتدائی تحقیق کے نتیجے کے بعد وجود میں آتا ہے اور محقق کے لیے کام کرنے کی ایک بنیاد فراہم کرتا ہے۔ حقائق کی بازیافت کے بعد مفروضہ، نظریہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ دستاویزی تحقیق میں مفروضات کا عمل سادہ نہیں ہوتا بلکہ بہت پیچیدہ ہوتا ہے۔ اس کے بغیر تحقیق کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔

دستاویزی تحقیق اور دوسری قسم کی تعلیمی تحقیق میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ دستاویزی تحقیق لازمی طور پر اپنی مطلوبہ معلومات اُس مواد سے حاصل کرے گی جو پہلے سے موجود ہے۔ اس طریقہ کار میں تجزیئے کے لیے مواد تیار نہیں کیا جاتا بلکہ مواد پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ ان مآخذات اور دستاویزات کو جمع کر کے ان سے استفادہ حاصل کیا جاتا ہے۔ دستاویزی تحقیق کے لیے مواد جن ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے ان کی فہرست طویل ہے۔ ان میں کتب، اخبارات و جرائد، ڈائریاں، خطوط اور یادداشتیں شامل ہیں۔ دیگر انفرادی دستاویزات میں سرکاری ادارہ جاری ریکارڈ، رپورٹس، کتب خانے، آرکائیوز شامل ہیں۔ اور عملی صورت میں متعلقہ شخصیات کے انٹرویوز اور اہم متعلقہ ماہرین سے ملاقات شامل ہے۔ دستاویزی تحقیق میں مواد کی تلاش کے لیے بنیادی مصادر (Primary Sources) اور ثانوی مصادر (Scondary Souces) استعمال کیے جاتے ہیں۔

بنیادی مصادر میں دستاویزات، مخطوطات اور واقعہ سے متعلق شواہد شامل ہیں۔ یہ وہ دستاویزات ہیں جن کو مصنف نے خود دیکھا اور اپنے کانوں سے سُنا ہوتا ہے۔ یعنی بنیادی مصادر میں چشم دید شہادت موجود ہوتی ہے۔ جو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تاریخ کی معنویت اور قدر و قیمت کو بڑھا دیتی ہے۔ ان دستاویزات میں ابتدائی معلومات درج ہوتی ہیں۔ یہ دستاویزات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ پہلی میں بنیادی مخطوطات، ذاتی کاغذات، انٹرویوز، دستاویزی ریکارڈ اور متفرقات شامل ہیں اور دوسری قسم میں سرکاری سطح پر موجود مطبوعات شامل ہیں جیسے مرکزی حکومت، صوبائی حکومت کی مطبوعات، خود نوشت سوانح عمریاں اور یادداشتیں، معاصرین کے مضامین خطوط اور تقریریں وغیرہ۔ دستاویزی تحقیق میں اخبارات و رسائل بھی معلومات فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان میں مختلف ادیبوں اور شعراء کا کلام محفوظ ہوتا ہے عام طور پر غیر مدون کلام بھی ان سے مل جاتا ہے۔ بعض ارکان تاریخی موقعوں پر شائع ہونے والے پمفلٹ بھی دستاویزی تحقیق میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

دستاویزی تحقیق میں سب سے اہم آخذ کتب ہوتی ہیں جن میں وہ معلومات درج ہوتی ہیں جو اس زمانے میں تحریر کی گئیں۔ تاریخی تحریریں بھی اصل دستاویزات کو معروضی و منطقی انداز میں بیان کرتی ہیں جن سے بہت مدد ملتی ہے۔ زبانی روایات بھی دستاویزی تحقیق میں کام آتی ہیں تاہم ان کی حیثیت چشم دید یادوں کے حوالے سے اہم ہو جاتی ہے۔ ان میں اساطیر، لوک کہانیاں، خاندانی کہانیاں کھیلیں، تقریبات اور واقعات کی چشم دید یادیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تصویری اور میکانکی ریکارڈز دستاویزی تحقیق میں بہت کام آتے ہیں۔ میکانکی ریکارڈ میں انٹرویوز اور اجلاس کی کارروائیاں شامل ہوتی ہیں جن کو فیتے (Tap) کی شکل میں تیار کر لیا جاتا ہے۔

دستاویزی تحقیق کرنے والوں کے لیے مادی اور مطبوعہ آثار (Remains) بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ معلومات کا ذریعہ بنتی ہیں مثلاً ہڑپہ اور موہنجوداڑو سے ملی ہوئی قدیم اشیاء سے بہت اہم معلومات بہم پہنچیں۔ ان میں پیپرس ایسی تختیاں یا الواح جن میں خطِ میخی میں تحریر ہوتی ہے، اوزار و آلات، مجسمے، فرنیچر، ڈھانچے، ملبوسات و زیورات اور ساز و سامان شامل ہے۔

سرکاری اور ادارہ جاتی ریکارڈ اور رپورٹس بھی دستاویزی تحقیق میں مستند ہوتی ہیں۔ ایسا ریکارڈ جو کسی دفتر کی ضروریات اور ریکارڈ کے لیے تیار کیا گیا ہو اور لکھنے والے نے روزنامچہ یا کارروائی کا اجلاس ذاتی تجربے کی بنیاد پر تحریر کیا گیا ہو دستاویزی تحقیق میں بہت کام آتا ہے۔ مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کی دستاویزات جن کو مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت تیار کرتی ہے ان میں قانونی ریکارڈ، انتظامی رپورٹس شامل ہیں۔ اس قسم کی دستاویزات کو حوالے کے اعتبار سے مستند سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح متفرقات میں سالنامے، پبلک اور سرکاری دستاویزات (Archives) وثیقے، مخطوطے،

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

فہارس، (Catalogue) کرانیکل (Cronicle) خطی یا ٹائپ کی ہوئی چیزیں شامل ہیں۔ مشہور افراد یا واقعات کی یاد میں تعمیر کی جانے والی یادگاریں اور لوحیں بھی اہم دستاویز کا کام کرتی ہیں۔ تعلیمی اسناد، سرٹیفکیٹس اور جائیداد وغیرہ کے استحقاق کی شہادت بھی دستاویزی تحقیق میں کام آتی ہیں۔ پیدائش و اموات کے اندراج کے رجسٹر میں اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ تمام مآخذ ہمیں مقامی کتب خانوں، عجائب گھر، نیشنل آرکائیوز کے اداروں، ذاتی اور تعلیمی کتب خانوں سے ملتے ہیں۔ عظیم قومی شخصیات کی رہائش گاہوں کے میوزیم ان کے اہم ذرائع ہیں۔

محقق کے لیے متعلقہ مواد کا تجزیہ کرنا بہت ضروری ہے چونکہ دستاویزی تحقیق میں بیشتر مراد دستاویزات وغیرہ سے لیا جاتا ہے اس لیے اس قسم کی تحقیق میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس مواد کی صداقت، اعتباریت اور قابلِ اعتماد ہونے کا مکمل جائزہ لیا جائے۔ کیونکہ بعض اوقات ایک کتاب بیک وقت بنیادی مآخذ بھی ہو سکتی ہے اور ثانوی بھی۔ اس لیے بنیادی اور ثانوی مآخذ تحقیق کی نوعیت پر انحصار کرتے ہیں۔ تاریخی مواد کے اس جائزے کو عام طور پر تاریخی تنقید کہتے ہیں اور اس عمل سے جو نتائج نکلتے ہیں انھیں تاریخی شہادت کہا جاتا ہے۔

مستند تحقیق کی رپورٹ پیش کرنے کے لیے معتبر دستاویزات کا استعمال نہایت ضروری ہے اس لیے دو قسم کی تنقید یا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ایک خارجی جانچ پرکھ یا بیرونی جائزہ(External Appraasal / External Criticism) کہلاتی ہے۔

اور دوسری داخلی جانچ پرکھ / یا اندرونی جائزہ (Internal Appraisal/ Internal criticism) کہلاتی ہے۔ مواد کا تنقیدی جائزہ یا مطالعہ دراصل نقد و تبصرہ ہی کا دوسرا نام ہے۔ نقد و تبصرہ ایک حقیقی تحقیق کے لیے ناگزیر ہے۔ اس کی بدولت ہی درست نتائج سامنے آتے ہیں۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان لکھتے ہیں:

> "خارجی شواہد کے لیے تذکروں اور تاریخوں کے علاوہ بعض مرتبہ معمولی معمولی رسائل بلکہ اخبار بھی بہت اہم ثابت ہوتے ہیں۔ یعنی ان میں کسی شخصیت کے متعلق کوئی اشارہ مل جاتا ہے تو اس سے اتنا ضرور ہو جاتا ہے کہ فلاں وقت تک اس نے کیا لکھ لیا تھا۔ اکثر معاصر تذکروں یا کلام کے مجموعوں میں تھوڑے بہت حالات کے ساتھ کسی شاعر کے جو اشعار بغور نمونہ پائے جاتے ہیں ان سے ان کی غزلوں کی نشاندہی کی جا سکتی ہے جو ایسے مجموعوں کی ترتیب کے وقت تک تیار ہو چکی تھی۔" (۱۰)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کسی بھی دستاویز کے خارجی تشخص میں یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ کس کا تحریر کردہ ہے؟ کتنا قابلِ اعتماد ہے؟ مواد جعلی تو نہیں۔ اس عہد کا ہے بھی یا نہیں جس کا دعویٰ کیا جارہا ہے ان سب سوالوں کے تسلی بخش جواب اور ان کی تحقیق بہت ضروری ہے۔ طویل اور مصدقہ ماضی کی دستاویزات، تاریخی کتب اور ریکارڈ کا مطالعہ، معائنہ اور اس کی اہلیت و صداقت کو جانچنا ہی کامیابی ہے۔ خارجی جانچ پرکھ کا مقصد، دھوکہ دہی، جعلسازی، مسخ شدہ، ترمیم شدہ، یا اضافہ شدہ دستاویز کا پتہ لگانا ہے۔ کیونکہ دنیا میں خاص طور پر تصاویر، آثارِ قدیمہ بھی ڈائریوں اور جعلی خطوط چھاپنے کی یا دریافت کرنے کی روایت موجود ہے اس لیے محقق اپنی تمام معلومات کو اکٹھا کرنے کے بعد اُسے دستاویزی تحقیق کے تمام اصولوں کے مطابق پرکھے گا۔ اس پرکھ کے کئی طریقہ کار ہیں۔ ان طریقوں میں سب سے پہلے تو مصنف کے بارے میں معلوم کرنا ہو گا کہ آیا وہ اس تخلیق کا خالق ہے بھی یا نہیں پھر اس نسخے اور مصنف کے عہد کو جانچا جائے گا کس عہد میں لکھا گیا؟ اس تخلیق کے پیچھے خالق کا جذبہ اور منشائے متن کیا تھا وہ کون سے حالات تھے جو اس نسخے کی تخلیق کا باعث بنے۔ اگر کوئی نسخہ یا کہانی بعد میں منظر عام پر آئی اور اس کا مصنف حیات نہیں تو یہ تحقیق کرنا کہ اس تخلیق اور خالق کے درمیانی زمانی بعد کتنا ہے۔ یعنی وہ نسخہ جس عہد سے اور جس مصنف سے منسوب کیا جارہا ہے درحقیقت اس کا تعلق اس عہد سے ہے بھی یا نہیں۔ کیونکہ اس نسخے کی دریافت اور عہد تخلیق کے درمیان طویل زمانی فاصلہ اس دستاویز کو مشکوک بنا دیتا ہے۔

دستاویزات کی زبان، اندازِ بیان، خط، ہجے، املا اور کتابت اس عہد اور مصنف کے انداز میں مماثلت رکھتے ہیں یا نہیں ان کی مماثلت اس عہد کی دستاویزات سے ہیں؟ کیونکہ ایک مصنف کا لب و لہجہ، رنگ و آہنگ اور فکری جہت اس کی ہر تخلیق سے جھلکتے ہیں۔ بعض اوقات کسی کی تصنیف کسی مشہور مصنف کے نام سے یوں ہی منسوب کر دی جاتی ہے اس لیے تمام باتوں کی تحقیق ضروری ہے ہر عہد کے اپنے مخصوص رجحانات ہوتے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں ہر عہد کی زبان، محاورات، لباس و آرائش، لب و لہجہ، زبان، رسم الخط، طرزِ تعمیر، مشاہیر، سلاطین اور اہم واقعات ایک عہد کے دوسرے سے مختلف ثابت کرتے ہیں۔ دستاویزات میں بعض اوقات ایسی اشیاء کا ذکر بھی ہوتا ہے جو اس عہد میں دریافت ہی نہیں ہوئیں تھیں یا ایجاد نہیں ہوئی تھیں مثلاً دوربین، کیمرہ اور ٹیپ ریکارڈر وغیرہ اس قسم کی اشیاء بھی خارجی پرکھ کا اہم ذریعہ ہوتی ہیں۔ نسخے میں موجود کوئی اضافہ یا ترمیم تو نہیں کر دی گئی یا کوئی ایسی چیز جو حذف کر دی گئی ہو اس کی پرکھ بھی خارجی تنقید کا طریق کار ہے۔

اصل دستاویز اور اُن کی نقول کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اُن پر درج تواریخ کے جائزے سے بھی ان

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کا مستند ہونا، اصل ہونا جانچا جاتا ہے۔ اگر دستاویز پر تاریخ درج نہ ہو تو اس کا متن اس سلسلے میں مددگار ہوتا ہے۔ ہر عہد کی مخصوص چیزوں سے اس نسخے کی حقیقی معنویت کی جانچ ہو سکتی ہے۔ ہر عہد اور علاقے میں مخصوص کاغذوں کے استعمال کا رجحان ملتا ہے۔ خاص ٹائپ یا قسم کے کاغذات کا استعمال، مشاہیر، طبقۂ اشرافیہ اور کاتبین کے ہاں عام تھا۔ کاغذ کو سونگھ کر چکھ کر، مسل کر اور چھو کر بھی بعض ماہرین یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کاغذ کس عہد کا ہے کتنا قدیم ہے۔

کاغذ قدیم ہے مگر تحریر کی قدامت مشکوک ہے کاغذ جدید ہے مگر اس پر قدیم تحریر نقل کی گئی ہے یعنی دستاویز کی اصل یا نقل جس بھی کاغذ پر تحریر ہیں وہ اس عہد کے بارے میں بخوبی بتا دیتے ہیں۔ قدیم تحریر کی پرکھ اور شنائی کے تجزیئے سے کی جا سکتی ہے۔ کاغذ کی طرح روشنائی کا استعمال بھی ہر دور میں مخصوص تھا۔ ان کی تیاری میں تبدیلیاں بھی آتی رہیں روشنائی کی رنگت، چمک، پھیکا پن اور لذت یعنی چکھ کر بھی بتایا جا سکتا ہے کہ یہ قدیم ہے یا جدید۔ سرخ، سیاہ، سبز اور نیلی روشنائی کے استعمال کا شوق مخصوص ہوا کرتا تھا بعض روشنائی میں تیاری کے وقت اخروٹ بھی پیس کر شامل کیے جاتے تھے۔ محققین کی مہارت سے ان کی مدد سے نسخے کی سند مل جاتی ہے۔

جمع شدہ مآخذ میں محقق کے اپنے ذاتی مشاہدے کا کتنا دخل ہے اور اس نے دوسرے ذرائع پر کس قدر انحصار کیا ہے نیز مطابقت رکھنے والے اصل اور مآخذ مصادر میں کتنے اصل تھے اور کتنے ماخوذ تھے؟ مصنف نے جن دستاویزات سے استفادہ کیا ہے ان کے سالِ اشاعت سے اصل کا پتا لگایا جا سکتا ہے اور تقابلی جائزے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کتنی اور کہاں کہاں مطابقت ہے۔

دستاویزات کی صداقت کا اس طرح سے جانچ پرکھ بیرونی تنقید کہلاتی ہے۔ بیرونی جائزے کے معیار پر پورا اترنے والے مواد کو بعد میں داخلی جائزے کے معیارے سے پرکھا جاتا ہے۔ اسے اندرونی جائزے (Internal Criticism) یا داخلی جانچ پرکھ (Internal Appraisal) بھی کہا جاتا ہے۔ مواد کی اعتباریت دستاویز کی اعتباریت جانچنے سے زیادہ مشکل کام ہے اس موقع پر دراصل مصنف کی دیانت کو دیکھنا ہے کہ اس نے حقائق کتنی سچائی اور غیر جانبداری سے ریکارڈ کیے ہیں۔ درحقیقت دستاویزی تحقیق کا محقق داخلی اور بیرونی دونوں طریقوں کو ملا کر استعمال کرتا ہے۔ دستاویز کی نوعیت کو جانچنا، تحریر میں تضاد تلاش کرنا، تحریروں میں ربط تلاش کرنا یہ داخلی جائزے کے طریقہ کار ہیں۔ اس میں کسی خط کتاب، یا دستاویز میں جو کچھ لکھا ہے اس کی نوعیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اگرچہ داخلی تنقید کا بیشتر حصہ متنی تنقید کا ہوتا ہے تاہم اس میں مصنف کی اہلیت، ان کی نیک نیتی، مقام اور میلانِ خاطر بھی زیرِ بحث آتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر تبسم کاشمیری داخلی جانچ پرکھ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"داخلی جانچ پرکھ (Internal Appraisal) کا تعلق دستاویز کے معنی اور دستاویز میں پیش کیے گئے بیانات کے عمومی اعتبار سے ہے۔" (۱۱)

کوئی بھی دستاویز اسی صورت میں قابلِ اعتماد ہو سکتی ہے جب وہ پڑھی جائے تاکہ اس کے معنی بھی معلوم ہو سکیں۔ وہ دستاویز معتبر ہوں، مصنف کی قابلیت اور ذہنی استعداد کا مکمل یقین ہو، اس کی ذاتی پسند، ناپسند اور ذہنی میلان کا بخوبی اندازہ ہو اور یہ کہ یہ دستاویز کسی سے لکھوائی تو نہیں گئیں۔ بیان میں کوئی تضاد تو نہیں۔ مواد کی اعتباریت، دستاویزات کی اعتباریت جانچنے سے زیادہ مشکل کام ہے۔ مصنف نے حقائق کتنی سچائی، دیانتداری اور غیر جانبداری سے جمع کیے ان باتوں کی تحقیق داخلی جانچ پرکھ کا اہم پہلو ہے۔

با معنی اور قابل فہم دستاویزات کے بیانات کے لفظی معنی کے علاوہ اس کے اصل مفہوم کی تفہیم ضروری ہے یہ دیکھنا کہ بیانات معتبر اور صحت و صداقت پر مبنی ہیں۔ موجودہ ور میں کسی بیان کا لفظی اور معنوی مفہوم عموماً ایک ہی ہوتا ہے مگر قدیم مصادر میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ بہت سے الفاظ کا استعمال آہستہ آہستہ متروک ہو چکا ہے۔ املا، خط، ہجے اور ان سے بننے والے الفاظ کے معنی کو سمجھنا قدرے دشوار ہے۔ پرانی دور کے مصنفین کے ہاں ان کے عہد کے اداروں اور رسم و رواج کے بارے میں جو معلومات اور حوالے ملتے ہیں اُن کو جانچنا اوران سے واقفیت ضروری ہے۔ قدیم دور کے زبان و بیان، رمزیت، کنایہ، استعارہ، فصاحت و بلاغت اور تمثیلی زبان کا استعمال اب متروک ہے جن کو سمجھنے میں دقتِ پیش آتی ہے ان کے صحیح مطالب کا ادراک بہت ضروری ہے۔ بیانات کے لفظی اور معنوی مفاہیم کی جانچ پرکھ داخلی تجزیہ کا حصہ ہیں۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان لکھتے ہیں:

"داخلی شواہد سے ایسے کلام کے تعین میں بڑی مدد ملتی ہے اور شاعر کے ذہنی ارتقاء کے سمجھنے کے لیے یہ کام بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ معاصرانہ چشمک اور محبت سے متعلق اچھے بلکہ برے اشعار یاحوالے بھی کسی شخصیت کے سمجھنے میں مدومعاون ثابت ہوتے ہیں۔" (۱۲)

تحقیق میں اصل دستاویز کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے کیونکہ اثر اور پائیدار تخلیق وہی ہے جس میں اصل مآخذ سے استفادہ کیا جائے۔ قدیم موضوعات پر تحقیق کرنے کی صورت میں ان دستاویزات سے مدد لی جائے گی جو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اُس عہد کے ہوں گے اور ہر عہد کی دستاویزات اپنے عہد میں رائج خط میں لکھی ہوئی ملتی ہیں۔ مثلاً خطِ کوفی، خطِ نسخ، خطِ میخی، خطِ بہار اور خطِ شکستہ وغیرہ۔ قدیم مخطوطات کا مطالعہ کرنے کے لیے ان خطوط کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

اِسی طرح زبان کو جاننا بہت ضروری ہے۔ عربی اور فارسی زبانوں میں ہماری اسلامی تاریخ و ثقافت اور برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اور داستانین وغیرہ ان ہی زبانوں میں تحریر ہیں۔ قدیم داستانین، قصے کہانیاں، شعری و نثری اصناف وغیرہ کے عظیم و نادر خزانے فارسی زبان میں ہیں اور ان کے اصل مآخذ سے فائدہ اٹھانے کے لیے ان زبانوں سے صرف واقفیت ہونا نہیں بلکہ ان پر عبور ہونا لازم ہے۔ فارسی، عربی اور قدیم ہندوی و ہندی زبانوں کے جانے کے بغیر اصل مصادر سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

داخلی جانچ پرکھ جو کہ دستاویزی تحقیق کا ایک موثر طریقہ ہے کا فائزہ یہ بھی ہے کہ اس میں مصنف کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملتا ہے۔ محقق کا فرض ہے کہ وہ بیانات کے تجزیئے میں مصنف کی صداقت معلوم کرے۔ مصنف کی ذاتی دلچسپی کے متعلق جاننا ضروری ہے، اس کی اہلیت، قابلیت اور قوتِ مشاہدہ کی صلاحیت کے متعلق جاننا ضروری ہے۔ اسی طرح اس کا تعلق کس خطے، قوم اور نسل سے ہے اس کے بارے میں معلومات بھی داخلی جانچ میں موثر ہوتی ہیں۔ اس کا نکتہ نظر محقق پر مکمل طور پر واضح ہونا چاہیے۔ مصنف نے نسخے کی تکمیل تک کن مآخذات اور شہادتوں کو پرکھا صرف سنی سنائی، مبالغہ آمیز اور تعصب کی بنا پر تو تصنیف سامنے نہیں لائی گئی۔ اس کے بیانات میں مبالغہ اور تحریر کی مدت کی جانچ بھی داخلی جانچ پرکھ کا حصہ ہے۔ دستاویزات کے معائنے کے دوران میں مصنف کے تسلیم شدہ فنی معیار کا جائزہ لیا جاتا ہے اگر دستاویزات معیاری نہیں اور ان کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے ٹھوس شواہد موجود نہیں تو وہ قابلِ قبول نہیں۔

یوں ہم دیکھتے ہیں کہ دستاویزی تحقیق میں تنقید تحقیق دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری تنقید و تحقیق کی اس اہمتی کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

"یوں تو تحقیق و تنقید میں بہ اعتبار معنی کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔ تحقیق کے معنی حق کی تلاش و تصدیق کے ہیں۔ تنقید کا لفظ بھی کم و بیش یہی معنی دیتا ہے۔ پھر بھی علمی و ادبی مباحث میں یہ الفاظ نمایاں معنوی فرق کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ تحقیق عموماً خارجی و تاریخی واقعات اور الفاظ و محاورات کی چھان بین پر نظر رکھتی ہے اس کے برعکس تنقید کسی ادبی تخلیق کے اندرون کو نگاہ میں رکھ کر اس کے معیار و حلقۂ اثر کا تعین کرتی ہے لیکن

دوسرے علوم پر قیاس کر کے ادب کو تحقیق کے خانوں میں بانٹ کر دیکھنا کچھ زیادہ مفید نہیں ہوتا جب تک وثوق سے یہ نہ معلوم ہو کہ کوئی ادب پارہ کس کی تخلیق ہے۔ کب اور کن حالات میں وجود میں آیا ہے اور جس زبان سے اس کا تعلق ہے اس میں زبان و بیان کی فصاحت و بلاغت کے کیا اصول ہیں اس وقت تک تنقید کا قدم آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر اسے قدم آگے بڑھانا ہے تو تحقیق کا سہارا لینا ہو گا۔ یہی حال تحقیق کا ہے۔ تنقیدی شعور سے بے نیاز رہ کر وہ اپنی ادبی اہمیت نہیں منوا سکتی۔" (۱۳)

دستاویز کے داخلی مطالعہ سے بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں جس سے دیگر محققین استفادہ کرتے ہیں۔ مواد کی صداقت اور قابلِ اعتماد ہونے کے مکمل جائزے سے اس مواد کی بنیاد پر قائم شدہ مفروضے کی تائید یا تردید ہو سکتی ہے تجزیے کے بغیر تضادات کو ختم کرنا مشکل ہو گا۔

ادبی تحقیق کا سارا دارومدار دستاویزی تحقیق پر ہے۔ یہ تحقیق مصنف کے عہد اور دستاویز کے بارے میں تمام بنیادی اور ضروری مباحث کا احاطہ کرتی ہے محقق کی رہنمائی کرتی ہے۔ دستاویزی تحقیق ایک دقت طلب، وقت طلب اور صبر طلب کام ہے مگر ہر ایک معاشرے میں ہر طرح کی تحقیق ایک اہم ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں ماضی کے مقابلے میں زیادہ سہولیات موجود ہیں۔ اداروں اور دفاتر میں پرانے ریکارڈ اور دستاویزات محفوظ کی جارہی ہیں عکسی تصاویر کی بھی سہولت موجود ہے۔ پہلے کے مقابلے میں زیادہ آسانیاں موجود ہیں اس لیے ادبی تحقیق میں اب زیادہ سے زیادہ کام ہونا چاہیے۔

حوالہ جات

۱۔ قاضی عبدالودود، (مقالہ اصولِ تحقیق، مشمولہ) رہبر تحقیق، لکھنو، مرتبہ اردو سوسائٹی شعبہ اردو لکھنو یونیورسٹی، ۱۹۷۴ء، ص ۱۰۹

۲۔ اعجاز راہی (مرتب) تحقیق اور اصول وضع اصطلاحات پر منتخبِ مقالات، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء، ص ۱۴۷

۳۔ گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۰ء، ص ۱۳

۴۔ عبدالرزاق قریشی، مبادیاتِ تحقیق، لاہور: خان بک کمپنی، (س۔ن)، ص ۲۱

۵۔ اسلم ادیب، ڈاکٹر، تحقیق کی بنیادیں، لاہور: (طبع دوم) بیکن بکس، ۲۰۰۴ء، ص ۱۲۶۔۱۲۷

۶۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، ادبی تحقیق کے اصول، اسلام آباد: ادبی مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲ء، ص۷۶

۷۔ نثار احمد زبیری، ڈاکٹر، تحقیق کے طریقے، کراچی: فضلی سنز، ۲۰۰۰ء، ص ۲۷

۸۔ جمیل احمد رضوی، سید، اُردو میں اصولِ تحقیق (مرتبہ ایم سلطانی بخش) اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۰ء، ص۷۶

۹۔ گیان چند، ڈاکٹر، خاکہ (مشمولہ) تحقیقی زاویے (مرتبین) ڈاکٹر شائستہ حمید خان، واصف لطیف، لاہور: مقصود پبلشرز، ۲۰۱۷ء، ص۱۳۹

۱۰۔ غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر، فنِ تحقیق (مشمولہ) تحقیقی زاویے (مرتبین) ڈاکٹر شائستہ حمید خان، واصف لطیف، لاہور: مقصود پبلشرز، ۲۰۱۷ء، ص۲۰

۱۱۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، ادبی تحقیق کے اصول، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲ء، ص۱۵۴

۱۲۔ غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر، فنِ تحقیق (مشمولہ) تحقیقی زاویے (مرتبین) ڈاکٹر شائستہ حمید خان، واصف لطیف، لاہور: مقصود پبلشرز، ۲۰۱۷ء، ص۲۰

۱۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تحقیق و تدوین، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء، ص۶